السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جنین میں روح پڑنے سے پہلے اسقاط حمل کرنے سے گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ نیز وسائل کی کمی کی وجہ سے بچوں کی تعداد میں کمی کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مذکورہ میں جسمانی طور پر بچے کے چوں کہ بنیادی تخلیقی مراحل مکمل ہوچکے ہوتے ہیں، لہٰذا اسقاطِ حمل ناجائز ہے۔ بلکہ خلقت کے آغاز میں بھی اسقاط ناجائز ہے۔ ہاں البتہ کسی طبی وغیرہ ضرورت کی بناء پر فقہائے کرام نے چالیس دن سے قبل اخراج نطفہ کی اجازت دی ہے۔ (فتاویٰ اسلامیہ: ۱۸۹/۳)

ہمارے شیخ علامہ محمد الامین الشنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(إِذَا مَجَّتِ الرَّحِمُ النُّطْفَةَ فِي طَوْرِهَا الْأَوَّلِ قَبْلَ أَنْ تَكُونَ عَلَقَةً، فَلَا يَتَرَتَّبُ عَلَى ذَلِكَ حُكْمٌ مِنْ أَحْكَامِ إِسْقَاطِ الْحَمْلِ، وَهَذَا لَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ.' (تفسیر اضواء البیان: ۳۲/۵'

وسائل کی کمی کی وجہ سے اولاد کی تعداد میں کمی کرنا شرعاً ناجائز ہے کیونکہ یہ فعل اس انسانی فطرت کے خلاف ہے جو اللہ نے انسانوں میں ودیعت رکھی ہے اور شرع نے جس کی تحریض وترغیب دی ہے۔ لہٰذا خاندانی منصوبہ'' بندی کے مختلف عصری ذرائع اختیار کرنا گویا جاہلی اعمال کی شکلوں میں سے ایک شکل ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پر بدگمانی کا اظہار ہے، فقروفاقہ کے ڈر سے بالخصوص اس کا مرتکب ہونا جائز نہیں۔ چنانچہ قرآن میں ہے: إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿٥٨﴾... سورة الذاريات

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی بہت زیادہ رزق دینے والا زور آور مضبوط ہے۔''

نیز فرمایا:

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا... ﴿٦﴾... سورة ہود

''اور زمین پر چلنے پھرنے والا کوئی نہیں مگر اس کا رزق اللہ کے ذمے ہے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:616

محدث فتویٰ